تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

July 13, 2021

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں 'بھوٹان کی خارجہ پالیسی: جغرافیائی سیاست کے پریشان کن حالات سے نمٹنا' کے موضوع پر آن لائن لیکچر کا انعقاد

ایم ایم اے جے اکادمی برائے بین الاقوامی مطالعات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مؤرخہ ۱۲/ جولائی ۲۰۲۱ء کو 'بھوٹان کی خارجہ پالیسی: جغرافیائی سیاست کے پریشان کن حالات سے نمٹنا' کے موضوع پر ایک آن لائن لیکچر کا اہتمام کیا ہے۔ پروفیسر راجیش کارات، ڈائریکٹر، اسکول آف انٹرنیشنل ریلیشنز اینڈ اسٹریٹیجک اسٹڈیز ممبئی یونیورسٹی نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

پروفیسر اجے درشن بیہیرا آفیشیٹنگ ڈائریکٹر، ایم ایم اے جے اکادمی برائے بین الاقوامی مطالعات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مہمان مقرر اور شرکائے پروگرام کا استقبال کیا۔ اپنی ابتدائی گفتگو میں انھوں نے کہا کہ وہ بھوٹان جس نے مجموعی قومی خوشی (جی این ایچ) کے تصور کو مقبول عام بنایا تھا اسے گزشتہ کچھ برسوں سے جغرافیائی سیاست کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ بھوٹان ایک چھوٹا ملک ہے جو اپنے دو بڑے ہمسایہ ملکوں یعنی ہندوستان اور چین کے درمیان جغرافیائی سیاست کے ماہرانہ منصوبوں میں الجھ گیا ہے۔ اس لیے یہ جاننا کہ بھوٹان ان چیلنجز سے کس طرح نمٹ رہا ہے ضروری ہے۔

پروفیسر کارات نے بھوٹان کی خارجہ پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ یہ جغرافیائی اسٹریٹیجک سے زیادہ جغرافیائی سیاست کی پالیسی ہے۔ انھوں نے بھوٹان کی خارجہ پالیسی پر ہندوستان اور چین کے زبردست اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ ان دو ملکوں کی وجہ سے بھوٹان کی خارجہ پالیسی کا دائرہ محدود ہوگیا ہے۔ بھوٹان کی خارجہ پالیسی کا یہ پہلو وہاں کے مباحث میں صاف طور پر جھلکتا ہے۔ بھوٹان کے ارباب حل وعقد کے اپنے ہمسایہ ملکوں میں سے ہر ایک کے ساتھ مراسم رکھنے کے اپنے اپنے تناظرات ہیں تاہم امتداد وقت کے ساتھ بھوٹان کی خارجہ پالیسی مزید پختہ ہوئی ہے۔

بھوٹان کی خارجہ پالیسی جن مراحل ومدارج سے گزری ہے پروفیسر کارات نے ان مختلف تاریخی خطوط کو وضاحت سے بیان کیا۔ انھوں نے ۱۹۴۹ء میں ہندوستان اور بھوٹان کے درمیان ہونے والے سمجھوتے ''Treaty of

Perpetual Peace and Friendship کے متعلق تفصیل سے بتایا۔ان کے خیال میں اس معاہدے نے ہندوستان اور بھوٹان کے درمیان خوشی اور غم دونوں حالات میں تعلقات کو مضبوط و مستحکم کیا تھا۔۱۹۴۹ء کے معاہدے کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے ہندوستان اور بھوٹان نے ۲۰۰۷ء میں ایک نئے معاہدہ پر دستخط کیے جس نے بھوٹان کی سالمیت کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ اس میں اس بات کا بھی معاہدہ شامل تھا کہ دونوں ملک ایک دوسرے کی ہر ممکنہ مدد کریں گے۔۱۹۵۹ء میں تبت پر چین کے قبضے نے بھوٹان اور چین کے درمیان روحانی اور تہذیبی رشتے منقطع کر دیا تھا۔بھوٹان میں اس اقدام کے باعث عدم تحفظ کا زبردست احساس پیدا ہوا اور اسی وجہ سے بھوٹان نے اپنی برسوں پرانی گوشہ نشینی کی روایت کو ترک کر دیا۔بھوٹان نے انسانی بنیادوں پر تبت کے پناہ گزینوں نے کے لیے اپنے دروازے کھول دیے جسے چین نے بنظر تحسین نہیں دیکھا۔

پروفیسر کارات نے بھوٹان اور چین کے درمیان سرحدی تنازعہ پر بھی گفتگو کی اور اس ضمن میں چین کی طرف سے بھوٹان پر دباؤ کی حکمت عملی کے متعلق بھی بات کی۔۲۰۱۷ء میں ڈوکلام وادی میں چین کے سرحدی دعووں نے بھوٹان پر ایک نیا دباؤ بنایا۔یہ مسئلہ ہندوستان، بھوٹان اور چین کی تثلیث کی جغرافیائی سیاست اور جغرافیائی اسٹریٹیجک ابعاد کو بتاتا ہے۔بھوٹان، چین کے مملوکہ علاقے کے خطرات کو بھانپ چکا ہے اس لیے ہندوستان کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر رکھتے ہوئے اس سے نمٹنے کی حکمت عملی مرتب کرر ہا ہے۔پروفیسر کارات نے اس کی طرف بھی اشارہ کیا کہ بھوٹان سے نمٹنے کے لیے چین برسوں تک نرم سفارتی رویہ اپنا تا رہا ہے لیکن عہد حاضر میں اس کے اس رویے میں تبدیلی آئی ہے۔

آن لائن لیکچر میں ملک بھر سے بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔لیکچر کے بعد سوال و جواب کا تفصیلی سیشن بھی ہوا جس میں فیکلٹی اراکین کے ساتھ ساتھ شرکائے پروگرام نے سوالات پوچھے۔پروفیسر اجے درشن بیہیرا آفیشیٹنگ ڈائریکٹر، ایم ایم اے جے اکادمی برائے بین الاقوامی مطالعات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مقرر کی بصیرت افروز تقریر کے لیے اور شرکا کا ان کی پرجوش شرکت کے شکریہ ادا کیا۔

تعلقات عامہ دفتر
جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی